## 145923 ـ دخول سے قبل طلاق دى اور پھر دوبارہ اس سے نكاح كر ليا تو كتنى طلاق باقى ہيں

**سوال**

ميرے ايك دوست نے اپنى بيوى كو تين طلاقيں دى ہيں ليكن پہلى طلاق رخصتى اور دخول سے قبل تھى، ليكن نكاح ہو چكا تھا، تو كيا يہاں تين طلاقيں شمار ہونگى يا كہ دخول سے پہلے والى طلاق شمار نہيں كى جائيگى، اور اسے واپس لانا كس طرح ممكن ہے ؟

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

جب آدمى بيوى كو دخول اور رخصتى سے قبل ہى طلاق دے دے يا پھر دخول كے بعد طلاق دے اور عدت ميں رجوع نہ كرے، اور پھر دوبارہ اس سے نكاح كر لے اور اس عورت نے كسى اور شخص سے شادى نہ كى ہو تو وہ باقى مانندہ طلاق ميں ہى واپس آئيگى، اس ميں كوئى اختلاف نہيں، اس طرح اسے دو طلاقيں باقى ہونگى.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس كا اجمالى بيان يہ ہے كہ جب اس كى بيوى بائن ہو جائے، اور پھر اس نے اسى عورت سے شادى كر لى تو اس كى تين حالتيں ہيں:

پہلى حالت:

وہ اسے تين طلاقيں دے دے، اور وہ عورت كسى دوسرے شخص سے شادى كرے اور وہ اسے چھوڑ دے پھر پہلا خاوند اس سے شادى كر لے تو بالاجماع يہ عورت تين طلاق ميں واپس آئيگى يعنى اسے تين طلاق دينے كا حق ہوگا، ابن منذر كا قول يہى ہے.

دوسرى حالت:

اسے تين كى بجائے ايك يا دو طلاق دى ہوں، اور خاوند اپنى بيوى سے رجوع كر لے، يا پھر دوسرے خاوند سے قبل وہ دوبارہ نكاح كر لے تو جتنى طلاق باقى ہونگى اس ميں ہى وہ عورت واپس آئيگى، ہمارے علم كے مطابق اس ميں كوئى اختلاف نہيں.

تيسرى حالت:

اسے تین سے کم یعنی ایك یا دو طلاق ہوئی ہوں، اور عورت کی عدت ختم ہو جائے، پھر اس نے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ہو، اور پھر بعد میں وہ عورت پہلے خاوند سے شادی کر لے تو امام احمد رحمہ اللہ سے اسم سئلہ میں دو روایتیں ہیں:

پہلی روایت: وہ باقی مانندہ طلاق کے ساتھ ہی واپس ہو گی، اکابر صحابہ کرام عمر اور علی اور ابی بن کعب اور معاذ اور عمران بن حصین اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم کا یہی قول ہے.

اور زید اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے یہی مروی ہے اور سعید بن مسیب اور عبیدہ اور حسن، مالك، ثوری، ابن ابی لیلی، شافعی، اسحاق، ابو عبدیہ، ابو ثور، محمد بن حسن، ابن منذر کا یہی قول ہے.

اور امام احمد سے دوسری روایت یہ ہے کہ: وہ تین طلاق پر ہی واپس آئیگی یعنی اسے پھر تین طلاق کا حق حاصل ہوگا ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عطاء، نخعی، شریح ابو حنیفہ اور ابو یوسف رحمہم اللہ کا قول یہی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ( 7 / 389 ).

اس بنا پر آپ کے دوست کی بیوی نے پہلی طلاق کے بعد نکاح نہیں کیا تھا تو عقد ثانی کے بعد اسے دو طلاق کا حق حاصل ہے.

اور اگر وہ اسے دو طلاقیں دے دے تو وہ اس سے بائن کبری ہو جائیگی، اور اس کے لیے اس سے نکاح کرنا حلال نہیں حتی کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت کرے نہ کا نکاح حلالہ پھر وہ شخص اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا پھر فوت ہو جائے تو پہلا خاوند نکاح کر سکتا ہے.

واللہ اعلم .